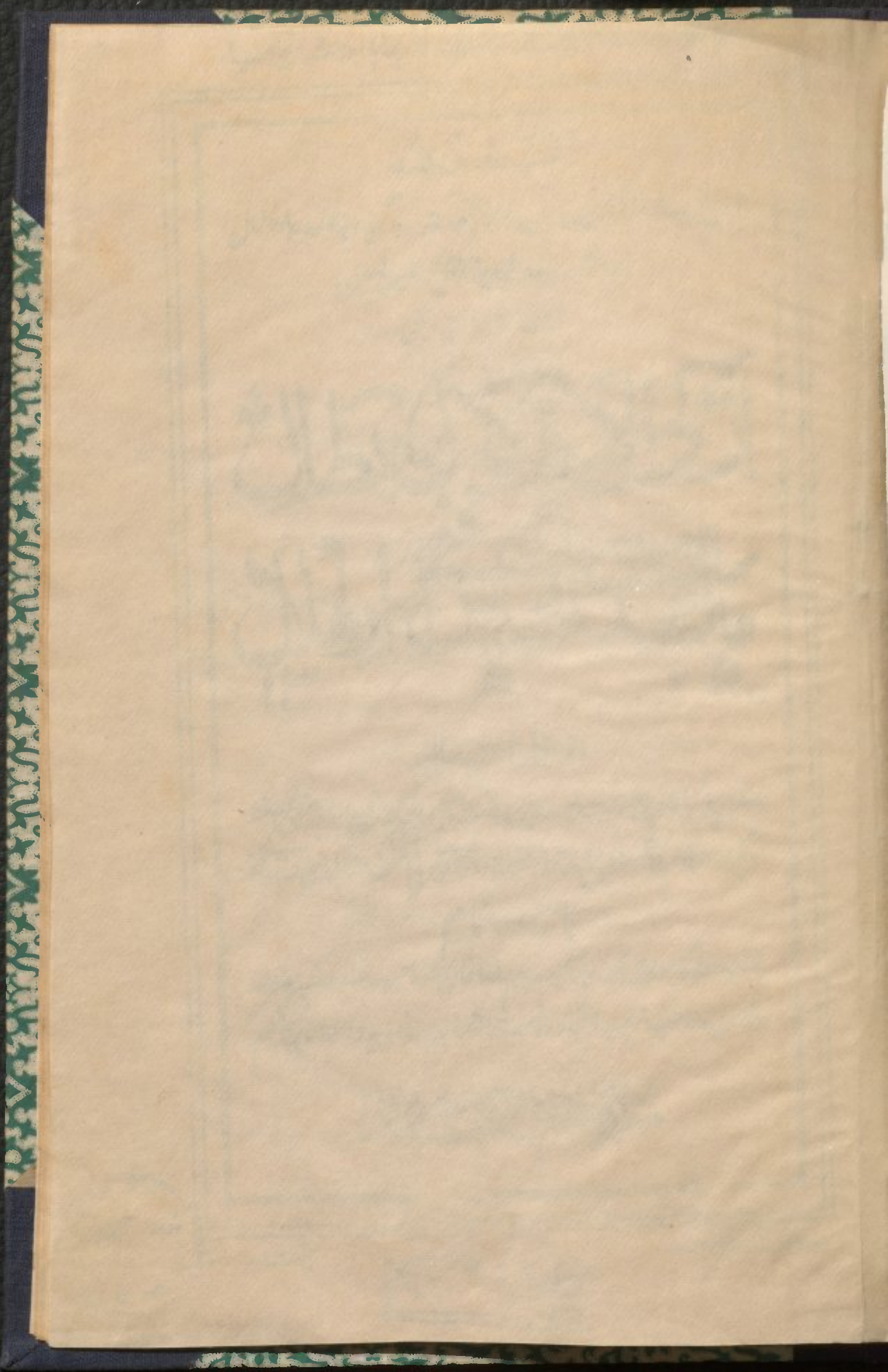






1770155







جس کا نام رہا ہے جس نے اپنے مرنے کے پھا پھا اور شائع کیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ

اس رسالہ مبارکہ میں اس امر کا ثبوت دیا گیا ہے کہ بارہ ہلال  
تاریخ خطہ اخبار و افواہ یا زائچہ قاسمیت پر نہیں  
سمیے بنام تاریخی

# از کرام الایمہ کب بطاک ما محمد الناصر المرسل

اوقات عالیہ

حضور پر نور امام اہلسنت مجدد دین و ملت عظیم المیر کتب رفیع الدبکہ محی السنۃ  
شیخ الاسلام و المسلمین عمدۃ الفضلاء المحققین اعظم حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام

جناب مولانا مولوی محمد ابرہیم رضا خان صاحب غلافی اکبر حضرت  
اقدس صاحب زین سجادہ آستانہ عالیہ رضویہ دامت برکاتہم

عناہل و جماعت بریل  
مطبوعہ مطبعہ سننت بریلی



قیمت -

کتاب خانہ نثر ترقی اردو

بار اول ایک ہزار جلد



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ

از کلکتہ فوجداری بالاحتساب نہ مسئلہ تراعلام قادریک جہاں ۳۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دربارہ رویت ہلال تارکی خبر  
شرعاً معتبر ہے یا نہیں اور اگر کچھ لوگ یہ انتظام مقرر کر لیں کہ درباب رویت  
ہلال رمضان و شوال و ذی الحجہ و محرم کے پیشتر سے مراسلات مقام دیگر کو  
جہاں جہاں تہا مہمب خیال کیا جائے اس مضمون سے بھیجے جائیں کہ اگر ان  
مقاموں میں ۲۹ کی رویت ہو تو خبر رویت کی بذریعہ تار کے پہنچ جائے اور  
یہ رویت پہنچنے خبر شہادت کافی کے مشہور کر دیا جائے تو یہ طریقہ شرعاً مقبول  
یا محض باطل اور اسکی بنا پر اعلان ہو تو مسلمانوں کو اس پر عمل جائز یا حرام اور  
اعلان کرنے والوں کے حق میں کیا حکم ہے۔ بینوا تو جہاں۔

الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي بشكره يصير هلال النعمة بدرا + والصلاة والسلام  
على اجل شمس الرسالة قدرا + وعلى اله وصحبه نجوم الهدى  
واقمار التقى + مالى البرق - بخير الودق + فصداق مرة وكذاب  
اخرى + اللهم هداية الحق والصواب + امور شرعية من تاركي خبر



مخض نامستبر اور یہ طریقہ کہ تحقیق ہلال کے لیے تراشا گیا باطل و بے اثر مسلمانوں کو  
 ایسے اعلان پر عمل حرام اور جو اس کی بنا پر تکب اعلان ہو سب سے زیادہ  
 بتلائے امام اس طریقہ میں جو غلطیاں اور احکام شرع سے سخت بیگانگیان پز  
 اون کے تفصیل کو دفتر کار آہذا یہاں بقدر ضرورت و فہم مخاطب چند آسان  
 تہیہوں پر اقتصار و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

## تہیہ اول

شریعت مطہرہ نے دربارہ ہلال دوسرے شہر کی خبر کو شہادت کا فیہ یا تو  
 شرعی پر بنا فرمایا اور ان میں بھی کافی و شرعی ہونے کے لیے بہت قیود و  
 شرائط لگائیں جن کے بغیر ہرگز گواہی و شہرت تک بکار آمد نہیں اور پر  
 ظاہر کہ تاریخ کوئی شہادت شرعیہ سے نہ خبر متواتر پہر اس پر اعتماد کیونکر  
 حلال ہو سکتا ہے صحیح الفیرو در مختار و قماوی ہندیہ و جانشینہ طحاوی علی  
 مراتب النسخ شرح نور الابصار میں ہے واللفظ للداریلزماہل  
 المشرق برویة اہل المغرب اذا ثبت عندہم رویتہ  
 اولئک بطریق موجب علامہ جلی و علامہ طحاوی و علامہ شامی حاشی  
 در مختار میں فرماتے ہیں۔ بطریق موجب بان یحتمل اثنان الشہادۃ  
 اویشہدا علی حکم الاقاضی او یستفیض الخیر بخلاف ما  
 اذا اختلفا ان اہل بلد کا کذا رواہ لانسہ حکایۃ جو یہاں تاریخ  
 کی خبر پر عمل چاہیے اور سپر لازم کہ شرعاً اس کا موجب و لازم ہونا ثابت کری  
 گواشا نہ ثابت ہوگا جب تک ہلال مشرق اور بدر مغرب سے نہ چمکے پہر  
 شرع مطہر پر سب اہل زیادہ تھا اور منصب رفیع فتویٰ پہر ات کس لیے



والعیاذ باللہ بسبحنہ وتعالے اور یہ خیال کہ تاریخین خبر تو شہادت کافی تھی  
 آئی محض نادانی کہ ہم تک تو نامعتبر طریقہ سے پہنچی تھی مگر علی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کی خبر سے زیادہ معتبر کسی خبر چھو جو حدیث نامعتبر راویوں کے ذریعہ سے  
 آئی ہے کیوں پایہ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے ۴۰

## تنبیہ دوم

تاریکی حالت خط سے زیادہ رومی و سقیم کہ اوس میں کاتب کا خط تو پہچانا جاتا ہے  
 طرز عبارت سے شناخت میں آتا ہے واقف کار دیگر تو ان سے اعانت پاتا ہے  
 با این ہمہ ہمارے علمائے قیصر فرمائی کہ امور شرعیہ میں ان خطوط و مراسلات کا  
 کچھ اعتبار نہیں کہ خط کے مشابہ ہوتا ہے اور بن بھی سکتا ہے تو یقین  
 شرعی نہیں ہو سکتا کہ اوس کا لکھا ہوا ہے ائمہ دین کی عبارتیں لکھیے اشباہ  
 میں ہے لا یعتد علی الخط ولا یعمل بہ ہدایہ میں ہے الخط یشبہ الخط  
 فلا یعتبر فتح القدر میں ہے الخط لا یلحق وهو متشابه و مختار میں ہے  
 لا یعمل بالخط انما یفنی ما فیہ من القاضی انما یقضی بالحجۃ والحجۃ  
 من البیئۃ اوالاقرار اما الصک فلا یصلح حجۃ لان الخط یشبہ الخط  
 کافی شرح وافی میں ہے الخط یشبہ الخط وقد یزور ویفتعل عنی شرح  
 کنز میں ہے الخط یشبہ الخط فلا یلزم حجۃ لانه یحتمل التزویر۔  
 مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں القضاء والشہادۃ لا یعمل الا عن  
 علم ولا علم ہما لان الخط یشبہ الخط فتاویٰ عالمگیری میں ملتقط ہے  
 ہے کتاب قد یزور ویفتعل و الخط یشبہ الخط و الخاتم یشبہ  
 الخاتم مختصر تہذیبیہ پھر شرح الاشباہ للعلامة البیہری پھر رد المحتار میں ہے لا یقضی



القاضي بذلك عند المنازعة لان الخط هما يزور ويفتعل <sup>بالحسن</sup> غير العي من قضاة  
 امام اجل خبير الدين مرغمانی سے ہے العلة في عدم العمل بالخط كونه مما يزور  
 ويفتعل اي من شأنه ذلك وكونه من شأنه ذلك يقتضي عدم العمل  
 به وعدم الاعتماد عليه وان لم يكن في نفس الامر كما هو ظاهر في كيفية استد  
 روشن واضح تھیر کہیں ہیں کہ خط پر اعتماد نہیں نہ او سپر عمل ہونہ او سکے ذریعہ و یقین  
 حاصل ہونہ او سکی بنا پر حکم و گواہی حلال کہ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے اور ہر ہر کے  
 مانند بن سکتی ہے اور صفات ارشاد کرتے ہیں کہ خط کا صرف اپنی ذات میں قابل  
 تزویر ہونا ہی بے اعتباری کو کافی ہے اگرچہ یہ خاص خط واقع میں ٹھیک ہو پھر تار  
 جس میں خبر سمجھنے والے کے سمجھنے و زبان کی کوئی علامت تک نام کو  
 بھی نہیں اور اس میں خط کی بہ نسبت کذب و تزویر نہایت آسان کیونکہ  
 اور دینہ کی او سپر بنا حرام قطعی نہوگی سخن اللہ انہ دین کی تو وہ احتیاط  
 کہ مہری خط کو صرف گنجائش تزویر کے سبب لغو ٹھہرایا حالانکہ مہر بنا لینا  
 اور خط میں خط ملا دینا سہل نہیں شاید نہ ہر میں دو ایک ایسا کر سکے ہوں اور  
 بیان تو اصلا دشواری نہیں جو چاہے تار گھر میں جائے اور جسکے نام سے  
 چاہے تار دے آئے وہاں نام و نسب کی کوئی تحقیقات نہیں ہوتی نہ حربی  
 کی طرح شناخت کہ گواہ لیے جائیں۔ علاوہ برین تار و اون کی وجوب صدق پر  
 کونسی وحی نازل کہ اون کی بات خواہی شوہی واجب القبول ہوگی اور اس پر  
 احکام کی بنا ہونے لگی نہر افسوس دولت علم و قلت علماء پرانا اللہ وانا  
 الیہ راجعون ✽

تتمیمہ سوم

قطع نظر اس سے کہ خبر شہادت سنگانے کے لیے جنہیں مراسلات پہنچے جائیں



غالباً اون کا بیان حکایت و اخبار محض سے کتنا جدا ہو گا جس کی بے اعتباری  
 تمام کتب مذہب میں مسموح بالفرض اگر اصل خبر میں کوئی خلل شرعی نہ ہو  
 تاہم اوس کا جامہ اعتبار تار میں اگر یکسر تار تار کہ وہ بیان ہم تک اصالت  
 نہ ہو چکا بلکہ نقل و نقل ہو کر آیا صاحب خبر تو وہاں کے تار والے سے کہہ لے گا  
 ہو گیا اوس نے تار کو جنبش دی اور کھٹکون سے جنکے اطوار مختلفہ کو اپنی اصطلاح  
 میں علامت حروف قرار دے رکھا ہے اشاروں اشاروں میں عبارت  
 بتائی اب وہ بھی جدا ہو گیا یہاں کے تار والے نے اون کھٹکون پر نظر کی  
 اور مزوریات معلومہ سے جو فہم میں آیا اوسے نقوش معروضہ میں لایا اب بھی  
 الگ رہا وہ کاغذ کا پرچہ کسی ہرگز کے سپرد ہوا کہ یہاں ہو چکا کہ چلتا بنا  
 سچن اس نغیس روایت کا سلسلہ سند تو دیکھیے بھول<sup>ط</sup> عن مجھول  
 عن مجھول نامقبول از نامقبول اس قدر وسائل تو لا بدی ہیں  
 پھر شاید کبھی نہوتا ہو کہ مغز لوگ بذات خود جا کر تار وین اب جس کے ہاتھ  
 کھلا اسپہنا بائیس وہ جدا واسطہ اسپر فارم کی حاجت ہوئی تو تھریر کا قدم در میان  
 آپ انگریزی نہ آئے تو کسی انگریزی وان کی وساطت اور ہر تار کا باہر و نہ  
 کھنکھ تو یہاں مترجم کی جدا ضرورت یا ایہہ فصل زائد ہوا اور تار وصل نہیں  
 جب تو نقل و نقل کی گنتی ہی کیا ہے فائے بے انصافی اس طریقہ تراشیدہ پر  
 عمل کرنے والوں سے پوچھا جائے ان سب وسائل کی عدالت و وثاقت سے  
 کہاں تک آگاہ ہیں حاشا لہذا نام بھی نہیں معلوم ہوتا نام و رکنار اصل شمار  
 وسائل بتانا دشوار سب جانے دیجیے اسلام پر یہ بھی مسلم نہیں اکثر ہندو  
 وغیرہم کفار ان خدمات پر نہیں عرض کوئی موضوع سے موضوع ہر شمس  
 نفیس سلسلہ سے نہ آتی ہوگی پھر ایسی خبر پر اور شرحیہ کی بنا کر تا استفادہ علماء و علما



میں نہیں جانتا کہ کسی عاقل کا بھی کام ہو ۔

## تیسرا پارہ

علماء تصریح فرماتے ہیں کہ دوسرے شہر سے بذریعہ خط خبر شہادت  
دینا صرف قاضی شرع سے خاص جسے سلطان نے فصل مقدمات پر  
والی فرمایا ہو یہاں تک کہ حکم کا خط مقبول نہیں درمختار میں ہے القاضی  
یکتب الی القاضی و هو نقل الشہادۃ حقیقۃ ولا یقبل  
من محکمہ بل من قاضی مولی من قبل الامام اہ ملتقاخ میں  
یہ ہذا النقل بمنزلۃ القضاء و لہذا لا یصلح الامر القاضی  
غیر قضاۃ تو یہیں سے الگ ہوتے رہے قاضی اون کی نسبت صریح ارشاد  
کہ اس بارے میں نامہ قاضی کا قبول بھی صرف اس وجہ سے ہے کہ صحابہ  
و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے برخلاف قیاس اوس کی  
اجازت پر اجتماع فرمایا ورنہ قاعدہ یہی چاہتا تھا کہ اوس کا خط بھی اونہیں  
وجہوں سے جو اوپر مذکور ہوئے مقبول نہ ہو اور پھر ظاہر کہ جو حکم خلاف قیاس  
مانا جاتا ہے سو رو سے آگے تجاوز نہیں کر سکتا اور دوسری جگہ اوسکا اجرا  
محض باطل و فاحش خطا پھر حکم قبول خط سے گزر کر تا تک پہنچنا کیونکر روا لہذا  
دین تو یہاں تصریح فرماتے ہیں کہ اگر قاضی اپنا آدمی بھیجے بلکہ بذات خود ہی  
اگر بیان کرے کہ میرے سامنے گواہ بیان گزریں ہرگز نہ سنیں گے کہ اجماع تو  
صرف و بارہ خط مستفاد ہوا ہے پیام ایچی و خود بیان قاضی اوس سے  
جدا ہے امام علامہ محقق علی الطلاق شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں الفرق  
بین رسول القاضی و کتابہ حیث یقبل کتابہ ولا یقبل رسولہ فلا



غاية رسوله ان يكون كمنفسه وقد منانته لو ذكر مالي كتابه لذلك  
القاضي بنفسه لا يقبله وكان القياس في كتابه كك الا انه  
اجيز باجماع التابعين على خلاف القياس فاقصر عليه  
سبحن الله بجزاير بچارے کی کیا حقیقت کہ اوسے کتاب القاضی پر قیاس کریں  
اور جہان خود بیان قاضی شرعاً کے اثر وہاں نہائے احکام اوس کے مضمون  
مع بین تفاوت رہ از کجاست تا بجا اور جب شرعاً قاضی کا تار یوں دیکھا  
تو اورون کے تار کی جوہستی ہے وہ ہماری تقریر صدر سے آشکار کہ مقبول کتاب کا  
تار بچیز تو مردود کتاب کا تار کیا چیز و لاجول ولا فوة الا بائدا الملک القرنیہ

## تتمیم

قاضی شرع کا نامہ بھی اوس وقت مقبول جب دو مرد ثقہ یا ایک مرد دو  
عورتین عادل دار القضا سے یہاں اگر شہادت شرعیہ دین کہ یہ خط یا یقین  
اوسی قاضی کا ہے اور اوس نے ہمارے سامنے لکھا یا مہکو دیکر گواہ کر لیا کہ یہ  
خط اوس کا ہے ورنہ ہرگز قبول نہیں اگرچہ ہم اوس قاضی کا خط پہچانتے ہوں  
اور اوس کی مہر بھی لگی ہو اور اوس نے خاص اپنے آدمی کے ہاتھ پہنچا بھی ہو  
ہدایہ میں ہے۔ لایقبل الكتاب الا بشہات رجلین اور رجل امرتین  
لان الكتاب یشبه الكتاب فلا یشہت الا بحجة تامة وهذا  
لانہ ملزم فلا بد من الحجۃ فناوی ہندیہ میں منقطع ہے۔  
یجب ان یعلم ان کتاب القاضی الی القاضی صا رجحة شرعاً فی  
المعاملات بخلاف القیاس لان الكتاب قد یفتعل ویزوس  
الخط یشبه الخط والحاتم یشبه الحاتم ولكن جعلنا الحجۃ



بالاجماع ولكن بما قبله القاضى المكتوب اليه عند وجود شرط ومن جملة  
 الشرط البيئته حتى ان القاضى المكتوب اليه لا يقبل كتاب القاضى ما لم  
 يثبت بالبيئته انه كتاب القاضى عقود الدرر بين تناوذي علامه قارى الهادي  
 سے ہر ادا شہد وانہ خطہ من غیر ان یشاہدوا کتابتہ فلا یحکم بہ اللہ  
 ودرختارین ہے واکتفی الثانی بان یشہد ہم انه کتابہ وعلیہ الفتویٰ  
 بحسب الشیخ طویا تا رجوع بیان آفرین اونکے ساتھ کون سے دو گواہ عادل اگر گواہی دیتی ہیں  
 کہ فلان نے ہمارے سامنے لکھا یا ناردیا مگر یہ کہ ناواقفی کیساتھ اسو شرع میں بیجا بدعت  
 سب کچھ کراتی ہے نسئل اللہ توفیق الصواب وبہ نستعین فی کل باب  
 العبریز اس زمانہ فتن میں لوگوں کو احکام شرع پر سخت جرات ہو خصوصاً اون مسائل میں  
 جن میں خواہش جدیدہ سے تعلق و نسبت ہی جیسے تاریخی وغیر سمجھنے میں کہ کتابتہ میں لکھا  
 حکم نہ لکھا جو مخالفت شرع کا الزام ہے علیکا مگر خیالنا کہ علماء و دین شکر اللہ سب اعظم الجمیل نے کوئی  
 حرف ان عزیزوں کے بہتہاد کو نہیں لکھا ہے تصحیحاً لہو تجا تفریحاً تا صیلا سب کچھ فرادیا ہو زیادہ علم  
 او سے ہر جیسے زیادہ فہم ہے اور انشاء اللہ عزیز زمانہ اون بزرگان خدا سے خالی نہ ہوگا جو مشکل کی ذیل  
 مفصل کی تفصیل معب کی تفصیل محل کی تفصیل سے ماہر ہوں بجز سے صرف سے صرف سے کلمہ بجز  
 وخت وخت سے شکر لکھنے پر اذن اتنا قادر ہوں لاخلاق الکل من امثالہ وایوب علیہ السلام  
 برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم النبیین محمد  
 اللہ وصلیہ اجمعین واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم وعلیہ السلام وایوب علیہ السلام

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی  
 عفی عنہ محمد المصطفیٰ البنی الای  
 صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



# مواہب علمائے ربی

پہا ہونے میں انتہائی دماسواہ فو

باطل تحقیق

اصاب الجیب  
محمد بن علی بن قفا عندہ

صحیح الجواب



محمد بن یعقوب بن عثمان

سوی محمد بن قاسم  
محمد بن علی بن قفا عندہ

# مواہب علمائے یدایون

صحیح الجواب

پہا ہونے میں فافا بعد الخی الا فضلال - اصحاب الجیب اللہ بن قفا  
القادری عنی عنہ

محمد بن احمد قادی  
محمد بن احمد قادی

مطبع الرسول  
عبدالمقصد

محمد بن احمد قادی  
محمد بن احمد قادی

محمد بن احمد قادی  
محمد بن احمد قادی

اجواب صواب

قد اصاب من اجاب

محمد بن فضل الجیب

عاقبت محمد

# دستخط علمائے مدرس عالیہ کلکتہ

جواب صحیح است اجواب ظاہر للصواب واللہ اعلم بالصواب الجواب صحیح

احمد ختم اللہ لہ بالنبی محمد عبدالحی صانہ اللہ عن النبی حسن داود

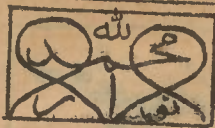
مدرس اول ساکن بہودوان مدرس اول پنشن دار

الظاہر ان المجیب صیب واللہ اعلم الخ مافتیہ باللہ اعلم محمد الہ داؤد ختمہ رب العباد

سعاد حسین عنی عنہ مدرس چہارم عبد الرحیم عنی عنہ مدرس وم مدرس وم پنشن دار

# مواہب علمائے کربلا





ما كتب في هذا القطار من صحاح لا يشبهه

ع ١٢٩١ هـ

مفضل بن

الجواب المرقوم صحيح حق لا ريب فيه

محمد عنایت علی

محمد مظہر الدین

### مواہب میر علی دہلی

قسمت محمد حکیم  
علامہ شاد افغانی قاسم

ال ١٢٩٤  
الرشیدی

الغفر ١٢٩٩  
محمد عید

محبوب  
محبوب

١٢٢٩  
محمد

فی مدرسہ ہمایون دہلی

### مواہب میر علی رام پور

قد صح الجواب والله تعالی اعلم  
محمد لطف اللہ عفی عنہ

الجواب الصواب قد صح الجواب  
محمد امداد حسین عفی عنہ

قادم شریعت رسول اللہ  
محمد لطف اللہ ١٢٩٨ هـ

محمد امداد حسین

محمد امداد حسین

الجواب هو الجواب ومن قال سوي  
ذلك قد قال محالا

الجواب صحیح

العلی

محمد اعجاز حسین  
عفی عنہ

شاہ سید حسین ١٢٩٦

ابوالنعمان محم  
المدین محمد اعجاز حسین مجدد  
عفی عنہ ومن والدیہ ١٢٩٩ هـ



# مطبوعہ جدید رسالوں کی فہرست

نام کتاب	نام کتاب
<p>راؤ القحط الویا اس میں ساتھیوں                  صدقہ کی فضیلت اور اسکی خوبیاں اور                  صلہ رحمی کے فوائد اور مسلمانوں کو جمع ہو کر                  کھانا کھانے اور کھلائی کا ثواب اور نیکے</p>	<p>اعمال الکتفہ اس میں اس                  امر کا ثبوت ہے کہ جو زکوٰۃ                  نڈے اور خیرات دیا کرے                  تو اسکی خیرات مقبول نہیں جتنا                  کہ وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے۔</p>
<p>اس سوا اور فوائد خوبہ و خروید میں گویا                  اعلام الاعلام بان ہندستان الاسلام                  اس میں اس امر کا ثبوت ہے کہ                  ہندوستان دارالاسلام ہی</p>	<p>التحریر الجیدہ میں اس امر کی                  تحقیق کہ مسجد کی اشیاء کی خرید                  و فروخت جائز ہے یا نہیں۔</p>
<p>دارالہرب نہیں اور اس امر کی                  تحقیق کہ آج کل کے یہود و نصاریٰ                  کتابی میں یا نہیں۔</p>	<p>الذکی الہدایہ اس سالہ                  میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ                  بظاہر تار و خط کی خیر شرعاً معتبر نہیں۔</p>
<p>شمع ہدایت یہ رسالہ                  بچوں عورتوں کو دینی تعلیم                  دینے والا اور اسلامی احکام                  وعقائد سکھانے والا ہے                  دفتر مطبعہ اہلسنت و جماعت بریلی</p>	<p>الاعلام بحال البحر سے                  الصیاعلم اس میں اس امر کی                  تحقیق کی گئی ہے کہ وہ ان وہ                  وار کے ناک و علق میں قصداً یا                  بغیر قصد چلا جانے کے تو روزہ قائم                  ہوتا ہے یا نہیں۔</p>



